مجبور کرے۔

اسی طرح امام مالکؒ اور امام احمد بن حنبلؒ نے عقیدہ و عمل کے بعض بظاہر معمولی مسائل میں حکومت کی فکری آمریت کو تسلیم نہ کیا۔ اس جرم میں انہوں نے ذلت و نکبت کو تو بخوشی قبول کر لیا، لیکن دین و شریعت پر آنچ نہ آنے دی —— ان کا مطمع نظر یہ تھا کہ اقتدارِ حکومت اور شریعت کی اتھارٹی دو علیحدہ امر ہیں، حکومت وقت چونکہ اپنی "تعبیر شریعت" پر مجبور کر کے اپنے اختیارات سے تجاوز کر رہی ہے، لہٰذا خلافت تسلیم ہونے کے باوجود تعبیرِ شریعت کی یہ آمریت ہرگز قبول نہیں کی جا سکتی! —— گویا ائمۂ سلف نے سیاسی مسائل میں بھی آمریت کو منظور نہ کیا اور اس کی خاطر اپنی جان اور عزت بھی داؤ پر لگا دی —— کیا ایسے لوگوں کو دورِ ملوکیت کا پروردہ کہا جا سکتا، یا ان پر آمریت کی ہمنوائی کا طعن کیا جا سکتا ہے؟

یہیں سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ اگر ان ائمۂ سلف کی آراء بھی صرف اس وجہ سے قبول نہیں کی جاتیں اور دین میں حجت تسلیم نہیں کی جاتیں، کہ وہ انفرادی حیثیت رکھتی ہیں، تو کیا علامہ اقبال کی رائے بھی انفرادی رائے نہیں؟ —— اس رائے پر کون سی اسمبلی کا اجماع ہو چکا ہے؟ —— فافہم فتدبر!

(مدیر)

شعر و ادب

کسی پر بڑائی نہ کوئی جتائے

جناب فضل رو پڑی

خدا نے شعوب و قبائل بنائے
کہ انسان اصل اپنی پہچان جائے

ہوئے پیشے تقسیم پھر اللہ اللہ
کہ ہر ایک رزق اپنا اپنا کمائے

برابر ہیں سب آفرینش میں انساں
کسی پر بڑائی نہ کوئی جتائے

کئے انبیاءؑ نے بھی سب کام اپنے
کبھی بدگمانی نہ وہ دل میں لائے

لہٰذا نہیں اس کا ہرگز یہ مطلب
کہ انساں کسی کو نہ خاطر میں لائے

زمانے کے انداز بدلے گئے ہیں
نہیں کام آتے ہیں اب اپنے پرائے

دکھائے ہیں قسمت نے یہ دن بھی ہم کو
اب اپنے کرم سے خدا ہی بچائے